سید عطاء المحسن بخاری

دو "امجدوں" کے بیچ

گزشتہ دنوں ایک سفر کے دوران ۲۸ ستمبر کو روزنامہ "جنگ" پڑھنے کی "توفیق" رفیق سفر ہوئی تو "جنگی کالموں" کے صفحہ پر "امجد اسلام امجد" کے کالم "چشم تماشا" کے عنوان "دو انوروں کے درمیان" گویا "نظر سے خوش گذرے" اٹک گئی بلکہ چشم تماشا کے تماشے میں مصروف ہو گئی۔ یوں کہہ لیں کہ دو امجدوں میں اسلام یوں تھا جیسے.....

گھرا ہوا ہوں میں شاعر کے شعر خانے میں

میں "چشم تماشا" کی تماشا گری میں کچھ کھو سا گیا کہ دیارِ غیر کی بھول بھلیوں میں گم اسلام کو دیکھ لوں۔ دیکھتے دیکھتے ایک عبارت پر نظر رک گئی کہ نظر آخر نظر ہے بے ارادہ رک گئی ہو گی، امجد صاحب لکھتے ہیں.........

"انور مغل کا ذہنی جھکاؤ مذہب کی طرف ہے (خود بھی نعت بہت اچھی پڑھتے ہیں) اور ان کا ملنا جلنا بھی اس شعبے کے بزرگوں سے بہت زیادہ ہے مگر ایک تو ان کے حلقۂ احباب میں نسبتاً وسیع الخیال اور روشن فکر لوگ ہیں اور دوسرا ان کی فطری خوش طبعی ایسی ہے کہ "کٹھ ملائیت" ان کے قریب سے نہیں گزر سکتی۔ ان کے گھر پر بچوں کو اسلامی تعلیم دینے والے قاری صاحب، ڈانس اور ام الخبائث کی سہولت والے ہوٹل کے مالک مروت صاحب اور میاں محمد بخش کے کلام کے حافظ بوٹا صاحب ایک محفل میں موجود ہوتے ہیں"...... نظر ایں جار سید ودل بشکست! معلوم ہوا کہ امجد صاحب کی پسند کے چند شعبے ہیں بلکہ ان کے پسندیدہ چند شعبدے ہیں جن شعبدوں سے وہ اسلام کو گھیرے ہوئے ہیں۔ یعنی دو امجدوں کے بیچ گھرا ہوا اسلام.........

۱۔ وسیع الخیال ہے۔ ۲۔ روشن فکر والا ہے ۳۔ نعتیں بھی پڑھتا ہے۔ ۴۔ گانے بھی گاتا ہے، ۵۔ ڈانس بھی کرتا ہے ۶۔ اور ام الخبائث سے بھی رشتۂ پیوستہ رکھتا ہے تا کہ بہار کی امید میں دھت رہے۔ یہ اتنے ڈھیروں شعبے امجد صاحب یکجا کر کے یوں خوش و خرم بلکہ سرشار ہیں جیسے ابولہب حضور علیہ السلام کو کفار میں گھل مل کے رہنے کی ترغیب دے رہا ہو۔ کیونکہ کفار مکہ بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مدح و توصیف میں رطب اللسان رہتے، بتوں کو پوجتے، طواف کعبہ میں بھی مصروف رہتے، شعر کہتے، ادب کے شہ پارے بھی پیش کرتے، جنگ و جدال میں بھی جت جاتے، ام الخبائث میں بھی غوطے کھاتے، بیٹیوں کو زندہ دفناتے، اور یہ سب ابوجہل کی محفل میں بھی موجود ہوتے۔ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کا آغاز فرمایا تو کفار مکہ نے کہا کہ "مذہبی تشدد" تو بھلی بات نہیں، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گا، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا **بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (الحدیث)**

"میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ تمہیں اخلاق کی عظمتوں سے آشنا کر دوں" اس سے فکر روشن ہوا، دل نے جلا پائی، آنکھوں نے بصارت و بصیرت کے جلوے دیکھے اور بات سمجھ میں آ گئی کہ آپ سے پہلے کے تمام "اخلاق" پستیاں تھیں، تمام قدریں گھٹیا تھیں، تمام جذبے فرسودہ تھے، تمام آرزوئیں اور تمنائیں بوسیدہ و ژولیدہ تھیں اور سب یعنی ولایعنی کو یکجا کرنے والے لوگ بلید و پلید تھے۔ آج کے مجددوں کے رویئے جذبے خواہشیں اعمال اور پسند بھی تو ابوجہل، ابولہب اور عتبہ اور شیبہ کے رویوں، جذبوں، خواہشوں، اعمال اور پسند کے مشابہ ہیں۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات